حاضری میں خاطر خواہ اضافہ ہونے سے گرجا گھروں کی رونق لوٹ آئی ہے۔ بعض روحانیت مزاج اسے مسلسل دعاؤں کا ثمر قرار دے رہے ہیں۔ خیال رہے کہ ذوالفقار علی بھٹو شہید کے عہد میں اتوار کی بجائے جمعہ کی ہفتہ وار تعطیل کا فیصلہ قومی اتحاد کو خوش کرنے کے لیے کیا گیا تھا جس کی وجہ سے مسیحی اتوار کی صبح کی عبادت سے محروم ہو گئے تھے۔ بعض اداروں میں حکومتی رعایت، اتوار کے عبادتی وقفہ ۱۱ بجے تک کی حاضری سے مستثنیٰ قرار دیے جانے کے باوجود مسیحیوں کو عبادت کے لیے مشکلات کا سامنا تھے۔

"پاکستان میں مسیحی چرچ: اکیسویں صدی کے لیے ایک تصور"

[مندرجہ بالا موضوع پر مسیحی اہلِ فکر کے ایک سیمینار کے اختتام پر جاری شدہ اعلامیے کا ترجمہ ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔ مدیر]

پرسبیٹرین چرچ، سالویشن آرمی، کیتھولک چرچ اور چرچ آف پاکستان کے نمائندے پاسٹرل انسٹی ٹیوٹ - ملتان میں منعقدہ ایک سیمینار (۷-۱۱ اپریل ۱۹۹۷ء) میں یک جا ہوئے۔ سیمینار کا موضوع تھا، "پاکستان میں مسیحی چرچ"، اور اس کا اہتمام کرسچین سٹڈی سنٹر - راولپنڈی، چرچ ورلڈ سروس - کراچی اور پاسٹرل انسٹی ٹیوٹ - ملتان نے مشترکہ طور پر کیا تھا۔ سیمینار میں ماہرین الٰہیات، طلبہ وطالبات، پادری، بشپ اور عامۃ المومنین نے شرکت کی۔

ان چند دنوں کے باہمی غور و فکر اور فہم وادراک سے واضح ہوا کہ چرچوں کے مابین اور خود ہر چرچ میں داخلی طور پر اتفاق اور نااتفاقی ساتھ ساتھ موجود ہیں۔ اتفاق واتحاد سے جہاں ہمیں اُمید نظر آتی ہے اور ہمارے حوصلے بلند ہوتے ہیں، وہیں نااتفاقی اور گروہ بندی ہمیں پریشان کرتی ہے اور ہمارے حوصلے ٹوٹ جاتے ہیں۔ ہم [اس "حتمی اعلامیے" کے ذریعے] اپنے غور و فکر کے نتائج میں اپنے ہم مذہب ساتھیوں، وطنِ عزیز کے شہریوں اور چرچ رہنماؤں کو شریک کرتے ہیں۔

مایوسی کے اسباب

ملک کی صورتِ حال لوگوں، اور بالخصوص نوجوانوں میں سخت بے چینی اور توڑ پھوڑ کا سبب ہے۔ فرقہ وارانہ تشدّد سے خود اس شہر ملتان میں حالیہ مہینوں میں متعدد شہری قتل ہو چکے ہیں، مسجدیں بھی بم دھماکوں سے نہیں بچ سکیں۔ فروری کے پہلے ہفتے میں ملتان سے ۵۹ کلومیٹر دور ضلع

خانیوال میں ۱۶ چرچ عمارتیں، اور آٹھ سو سے زائد مسیحی گھروں میں توڑ پھوڑ کی گئی، اُنہیں لوٹا گیا اور جلا دیا گیا۔

مذہبی کٹرپن نے ملک کی بنیادوں تک کو ہلا کر رکھ دیا ہے اور یہ رویّہ معاشرے میں مزید اختلافات کا سبب ہے۔ تیرہویں آئینی ترمیم کی منظوری سے قومی اسمبلی توڑ دینے کا صدارتی اختیار گو ختم ہو گیا ہے، لیکن جداگانہ انتخابات کی برائی ملک پر بدستور مسلط ہے۔ اقلیتوں کو بالخصوص سخت مایوسی ہوئی ہے کہ حکومت نے مخلوط انتخابات کی بحالی کے لیے قومی اسمبلی اور سینیٹ میں کوئی اقدام نہیں کیا۔ قوانین توہینِ رسالت (دفعات ۲۹۵-ب و ج، مجموعہ تعزیرات پاکستان) اقلیتی شہریوں کے جان و مال کے لیے خطرہ ہیں۔ وہ خوف کے ساتھ زندگی گزار رہے ہیں کہ کسی وقت بھی اِس قانون کا نشانہ بن سکتے ہیں۔

حکومت کی طرف سے اقوام متحدہ کے "خواتین کے خلاف ہر قسم کے امتیازی سلوک کے خاتمے کے کنونشن" پر دستخط کرنے کے باوجود امتیازی قوانین بشمول "حدود آرڈی ننس"، خواتین کے حقوق سلب کیے ہوئے ہیں۔

اعتراف

ہمیں اعتراف ہے کہ چرچ کے ادارے کی اپنی کمزوریاں ہیں۔ ہمیں اِس کی ناکامیوں کا اعتراف ہے۔ معاشرے کے لیے چرچ کی متعدد خدمات کے باوجود، آج یہ لوگوں، اور خصوصاً غریبوں کی امیدوں اور فعال چیلنجوں کے مطابق عمل نہیں کر رہا۔ غیر منصفانہ عالمی تجارت اور محصولات کی پالیسیاں، بھاری قرضے اور نامناسب حالات کار، ہم میں سے کمزور ترین افراد کا بدستور استحصال کر رہے ہیں۔

مختلف مسالک کے مسیحیوں کے درمیان گہرے اختلافات کا ہمیں تجربہ ہے، تاہم تجدید یافتہ چرچ میں ہم اتفاق و اتحاد کی ضرورت محسوس کرتے ہیں، بہت سے مسیحیوں میں اِس خواہش کی موجودگی کا ہمیں اعتراف ہے اور رویّوں میں بنیادی تبدیلی اور ایک دوسرے کے لیے کشادہ دلی کی ضرورت محسوس کرتے ہیں۔

ہم جانتے ہیں کہ ہم ایک "بحرانی برادری" ہیں، ہم نازک لمحوں میں بہتر کارکردگی دکھاتے ہیں، مگر یہ کارکردگی (اتحاد) قائم رکھنے میں ناکام رہتے ہیں۔ آج ہماری اپنی اپنی تاریخ کی کمزوریاں ہمیں چمٹی ہوئی ہیں، اور اپنی تاریخ کی شعوری و اعتقادی آگاہی اور ایک دوسرے کی روایات کا احترام ہی ہمیں باہمی زندگی کے قابل بنا سکتا ہے۔

ہماری پکار

چرچ ایک چیلنج، والہانہ لگاؤ اور راز ہے۔ "زندگی بھرپور طور پر گزارنے" کے لیے ہمیں داخلی تبدیلی کے لیے کہا گیا ہے جس کے اثرات مختلف مذاہب اور مسیحی مسالک کے درمیان مکالمے کو ایک شکل دیں گے۔ ہماری حیثیت جو ہونا چاہیے، اس کا انحصار اس بات پر ہے کہ ہم بحیثیت مسیحی ایک دوسرے کے ساتھ کیسے منسلک ہوتے ہیں، اور ہم کس طرح مسلمانوں اور ہندوؤں کے ساتھ روابط رکھتے ہیں جن کے درمیان ہم رہ رہے ہیں، اور جن پر ہماری شناخت کا انحصار ہے۔

مختلف برادریوں کی یک جائی مستقبل کا ہمارا تصور ہے۔ ہمیں ایسا "جسدِ واحد" بننے کے لیے جرأت مندی سے کام لینے اور خطرات مول لینے کی دعوت دی گئی ہے، جس میں جسم کا ہر حصہ "اب" اور "اسی وقت" خدا کے اقتدار کی افزائش میں اپنا کردار ادا کرتا ہے، یعنی اتفاق پیدا کرنے والے خصائص کو مضبوط کرتا اور اُن خامیوں پر قابو پاتا ہے جو باہم ناچاقی پیدا کرتی ہیں۔

ہمیں "ہر چیز کی تجدید" کی دعوت دی گئی ہے، ہم نہ صرف اپنی منادی کی محتویات کا جائزہ لیں، بلکہ اِس کے تناظر کا خصوصی جائزہ لیں۔ پاکستان کے اسلامی ماحول میں "ہر چیز کی تجدید" ہم سے واقعی "انخلائے نفس" [فلپیوں ۲:۶-۸] کا مطالبہ کرتی ہے: اس مسیح کے ساتھ ابتلاء سے گزرنا اور جینا مرنا، جس نے ہمیں اَمر بنایا ہے اور ہمیں اِس قابل بنایا ہے کہ "زندگی کو پورے طور" پر گزاریں۔

ہمیں دعوت دی جاتی ہے کہ "روح" کے لیے ہم کشادہ دل ہوں، کیوں کہ "جتنے ہم ایک دوسرے کے قریب ہوتے ہیں، اتنا ہی ہمیں خدا کا قرب حاصل ہوتا ہے۔" جب ہم نے تجدید شدہ میثاق پر غور و فکر کیا، باہم دعا کی تو ہم میں سے ہر ایک پر یہ امر واضح ہو گیا اور ہم عاجزانہ تعاون سے گہرے لگاؤ کی طرف بڑھے۔

صرف اچھے کام کافی نہیں ہوں گے۔ دوسروں کی نظر میں قابلِ اعتماد بننے کے لیے ہمیں "صحیح اخلاقی موقف اختیار کرنے"، جو ہم کہتے ہیں، اسے ماننے اور کرنے، کی دعوت دی جاتی ہے، کیوں کہ ہمارا موقف یہ ہے: "سب کے لیے خوشخبری۔" جب پاکستان اگلی صدی میں داخل ہو گا تو عالمی اقتصادی معاملات اور ذرائع مواصلات دُنیا پر حاوی ہوں گے۔ اگر اگلی صدی "ایشیائی صدی" بھی ہے تو یہ ہم سے نوجوانوں پر خصوصی توجہ اور تیاری کا مطالبہ کرتی ہے۔

پس ہمیں ایک مقامی الہیات اور علم کلیسیاء کی ترویج کی ضرورت ہے جو ہماری ضروریات سے جنم لے، اور ان کا اظہار کرے یعنی ہماری طاقت اور بے طاقتی، ہماری "یہاں" اقلیتی حیثیت اور ہمارے "اِس وقت" کا اظہار کرے۔

ہم عہد کرتے ہیں کہ نظریے سے اقدار، مطلق ایقان سے ادراک، ساکرامنٹ سے واقعات،

قانون سے خالقیت، عہدے سے ذمہ داری، اطلاع سے تشکیل، ایک اداراتی چرچ سے نبوی اور (Counter-cultural) چرچ بنیں گے۔

اقدامات

ہم اِسے ضروری کام سمجھتے ہیں کہ مختلف مسیحی مسلکوں کے افراد پر مشتمل ایک گروپ اور ایک بین المذاہب الٰہیاتی گروپ تشکیل دیا جائے، "دینی خدمت میں خواتین [کے کردار]" اور "نوجوانوں [کے مسائل]" پر تحقیق کے لیے ٹاسک فورس مقرر کریں، اِس طرح "[عوامی عہدہ داروں کی] جواب دہی اور خود کفالت" پر ایک ٹاسک فورس تشکیل دی جائے۔

سفارشات

اپنے چرچ رہنماؤں کے لیے ہم سفارش کرتے ہیں کہ "لازمی ابتدائی تعلیم کو امداد فراہم کی جائے، "چھوٹی چھوٹی ایمانی برادریاں" تشکیل دی جائیں اور "چرچوں کی ایک مشترک کونسل" قائم کی جائے۔

پاکستان: انتخابات میں فراڈ ہوا ہے۔—— جے - سالک

[مذکورہ بالا عنوان سے پندرہ روزہ "شاداب" (لاہور) نے حالیہ الیکشن کے بارے میں جناب جے - سالک کے خیالات شائع کیے ہیں۔ ذیل میں پہلے "شاداب" کا کالم بہ شکریہ نقل کیا گیا ہے، اور پھر رِٹ کے بارے میں اخباری اطلاعات دی گئی ہیں۔ مدیر]

سابق وزیر اور قومی اسمبلی اقلیتی نشست کے امیدوار جے - سالک گزشتہ دنوں دفتر "شاداب" میں تشریف لائے، انہوں نے اس دوران "شاداب" سے گفتگو کرتے ہوئے حالیہ انتخابات میں اقلیتوں کے ساتھ الیکشن کمیشن کے فراڈ کے حوالے سے مختلف ریٹرننگ افسروں کی طرف سے جاری ہونے والے انتخابی نتائج کی تصدیق شدہ دستاویزات ثبوت کے طور پر دکھاتے ہوئے بتایا کہ سرکاری اور غیر سرکاری نتائج میں واضح فرق موجود ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے اس سلسلے میں ہائی کورٹ میں رٹ درخواست دائر کی ہے جس میں میرا موقف یہ ہے کہ درخواست دہندہ قومی اسمبلی میں اقلیتی نشست کا امیدوار تھا جس کا حلقہ پورا پاکستان ہے، مجھے انتخابی نشان "ہینڈ پمپ" الاٹ کیا گیا، جب کہ صوبائی اسمبلی کے ایک اقلیتی امیدوار کو میری مخالفت کے باوجود یہی نشان الاٹ کر دیا گیا۔ جس سے میرے ووٹرز نہ